محمد وسیم اختر مفتی

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود بنو ہذیل سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ قبیلہ اپنے جد ہذیل بن مدرکہ کے نام سے موسوم تھا اور قریش کی شاخ بنوزہرہ کا حلیف تھا۔ مدرکہ پر عبیداللہ کا شجرۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرۂ مبارک سے جا ملتا ہے۔ خزیمہ بن مدرکہ آپ کے جد تھے۔ عبیداللہ کے دادا عتبہ بن مسعود جلیل القدر صحابی عبداللہ بن مسعود کے بھائی تھے، ان دونوں کو غزوۂ بدر میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ عتبہ کے تیسرے بھائی عثبہ بن مسعود بھی صحابی رسول تھے، لیکن وہ جنگ بدر میں شریک نہ تھے۔ عتبہ بن مسعود کے بیٹے اور عبیداللہ کے والد عبداللہ نیک سیرت مسلمان تھے، خلیفۂ ثانی عمر بن خطاب نے انھیں عامل مقرر کیا اور ان کی ستایش کی۔ عون اور عبدالرحمان عبیداللہ کے بھائی تھے۔ عون بن عبداللہ فقیہ اور ادیب تھے، کچھ دیر مروان بن حکم کے ساتھ رہنے کے بعد ایک طویل عرصہ عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ گزارا۔ عبدالرحمان فقیہ تھے نہ ادیب، ان کا زیادہ ذکر نہیں ملتا۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

عبیداللہ فقہاے سبعۂ مدینہ میں سے ایک تھے۔ فقہ و حدیث کے ان ماہرین کے نام یہ ہیں: قاسم بن محمد، عروہ بن زبیر، ابوبکر بن عبدالرحمان مخزومی، سعید بن مسیب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار۔

عبیداللہ بن عبداللہ نے زفر بن اوس، زید بن خالد جہنی، سہل بن حنیف، شبل بن حامد مزنی، عبداللہ بن زمعہ، عبداللہ بن عتبہ (عبیداللہ کے والد)، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود (ان کے دادا کے بھائی)، عبدالرحمان بن عبدالقاری، عثمان بن حنیف، عروہ بن زبیر (ہم عصر فقیہ)، مسور بن مخرمہ، نعمان بن بشیر، ابوسعید

خدری، ابوطلحہ انصاری، ابوہریرہ، ابوواقد لیثی، سیدہ عائشہ، سیدہ میمونہ، فاطمہ بنت قیس اور ام قیس بنت محصن سے احادیث روایت کیں۔

اس فقیہ مدینہ سے حدیث روایت کرنے والوں میں شامل ہیں: خصیف بن عبدالرحمان، سالم ابوالنضر، سعد بن ابراہیم، سعید بن ابوہند، صالح بن کیسان، ضمرہ بن سعید، طلحہ بن یحییٰ، ابوزناد، عبداللہ بن عبیدہ، عبدالرحمان بن محمد، عبدالمجید بن سہیل، عراک بن مالک، عون بن عبداللہ (ان کے بھائی)، ابن شہاب زہری، موسیٰ بن ابوعائشہ، ابوبکر بن ابوجہم اور ابوزعرا جشمی۔

ابن سعد نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کو تابعین مدینہ کے طبقۂ ثانیہ میں شامل کیا ہے۔ واقدی کہتے ہیں: ''عبیداللہ ثقہ عالم اور فقیہ تھے۔ کئی احادیث کے راوی ہونے کے ساتھ شاعر بھی تھے۔'' اہل رجال نے ان کے تقویٰ اور کردار کو سراہا ہے۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین سے پوچھا، ''عبداللہ بن عباس کے بعد ان کو عکرمہ زیادہ پسند ہیں یا عبیداللہ بن عبداللہ؟'' ان کا جواب تھا، ''دونوں ایک جیسے ہیں۔'' انھوں نے ان میں کوئی فرق نہ کیا۔

زہری عبیداللہ بن عبداللہ کی خدمت میں رہے، انھیں پانی بھر کر دیتے حتیٰ کہ یہ اپنی باندی سے کوئی چیز مانگتے تو کہتی، ''اپنے غلام (زہری) سے (مانگیں)۔'' وہ کہتے ہیں، ''میں نے (علم کے) چار سمندروں کو دیکھا ہے، ان میں سے ایک عبیداللہ بن عبداللہ تھے۔ میں علم دین کا سماع کر چکا تھا، جب عبیداللہ سے میری ملاقات ہوئی تو یوں لگا جیسے میں گھاٹی میں پھنسا تھا اور وادی میں گر گیا ہوں، لگتا تھا میں نے کچھ علم نہیں سیکھا۔ میں نے بارہا چاہا، ایسے فقہی مسائل کا کھوج لگاؤں جو عبیداللہ بن عبداللہ ہی کے ہاں مل سکتے ہوں، مجھے ہمیشہ اس میں کامیابی ہوئی۔'' زہری بیان کرتے ہیں، ''ابوسلمہ عبداللہ بن عباس سے سوالات کرتے تھے تو وہ کھل کر جواب نہ دیتے۔ عبیداللہ بن عبداللہ نرمی اور ملائمت سے پوچھتے تو ان کی عزت افزائی کرتے۔''

عبدالعزیز زہری کا کہنا ہے، ''میں کسی عالم کی صحبت میں بیٹھتا تو میرا یہی خیال ہوتا کہ میں اس کے پاس والا علم پہلے سے جانتا ہوں۔ عروہ بن زبیر کے ہاں جاتا رہا ان سے جو باتیں سنتا مکرر ہوتیں۔ عبیداللہ بن عبداللہ کا معاملہ دوسرا ہے، جب بھی ان کے پاس آتا ان کے ہاں نیا علم ملتا۔'' خلیفۂ خامس عمر بن عبدالعزیز ان کے شاگرد رہے۔ انھوں نے خلافت کا احیا کیا تو عبیداللہ وفات پا چکے تھے، اکثر کہا کرتے، ''کاش میری عبیداللہ بن عبداللہ سے دیت کے مسئلے پر ایک نشست ہو جاتی۔'' حمزہ بن عبداللہ کی روایت کے مطابق انھوں نے اپنے زمانۂ خلافت میں یہ بھی فرمایا: ''اگر عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ زندہ ہوتے تو انھی کی رائے سے فیصلے کرتا۔ میری بڑی خواہش ہے، مجھے

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

خون بہا اور تاوانوں کے مسائل پر گفتگو کے لیے عبیداللہ کا ایک دن مل جاتا۔'' یہ ان کا تجربہ تھا کیوں کہ عبیداللہ امارت حجاز کے دور میں ان کی مجلس مشاورت میں شریک رہ چکے تھے۔ اس مجلس میں مذکورہ فقہاے سبعہ کے علاوہ ابوبکر بن سلیمان، سالم بن عبداللہ اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ شامل تھے۔

عبیداللہ کا حافظہ خوب تیز تھا۔ خود فرماتے ہیں، ''میں نے جب بھی حدیث سن کر یاد کرنا چاہی تو یاد ہو جاتی۔'' ابوبکر بن عبدالرحمان مخزومی کی طرح عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بھی نابینا تھے۔ مورخین صراحت نہیں کرتے کہ وہ پیدایشی نابینا تھے یا ان کی بینائی بیماری سے زائل ہوئی البتہ، الذاہب البصر اور الضریر کے الفاظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ قاسم بن محمد کی طرح کسی عارضے سے ان کی نظر جاتی رہی ہوگی۔ آخری عمر میں اکثر علما و محدثین کی نظر خراب ہو جاتی تھی اس لیے کہ ان دنوں موتیا (Cataract) اور ناخنے (Corneal opacity) کا تسلی بخش علاج نہ ہوتا تھا۔ عبیداللہ کی مونچھیں پست ہوتیں نہ بہت بڑی۔

ابن عباس عبیداللہ کو پسند کرتے تھے اور ان کی تعلیم کا خاص خیال رکھتے تھے، ان کا حضرت عائشہ، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس سے بیک وقت تلمذ رکھنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ تمام فقہا صحابہ کی آرا اور فتاویٰ کو مدنظر رکھ کر فتویٰ دیتے تھے کیوں کہ صحابہ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد مدینہ کے فقہاے سبعہ ہی سے استفتا کیا جاتا تھا اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ انھی میں شامل تھے۔ پانچویں خلیفۂ راشد عمر بن عبدالعزیز کا دیت کے بارے میں عبیداللہ سے مشورے کی خواہش کرنا ظاہر کرتا ہے کہ عبیداللہ کو دیت و تاوان کے مسائل کی خصوصی مہارت حاصل تھی۔

عبیداللہ جذبات کے اظہار کے لیے اپنی شعری صلاحیت کا بھرپور استعمال کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ گورنر حجاز عمر بن عبدالعزیز سے ملاقات کو گئے، وہ حضرت عثمان کے پوتے عبداللہ بن عمرو سے بات چیت میں مصروف تھے، دربان نے انھیں لوٹا دیا۔ عبیداللہ کو غصہ آیا اور عمر بن عبدالعزیز کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہہ ڈالے۔

ابن لی فکن مثلی او ابتغ صاحباً — کمثلك انی تابع صاحباً مثلی

عزیز اخائی لا ینال مودتی — من الناس الا مسلم کامل العقل وما

یلبث الفتیان ان یتفرفوا — اذا لم یؤلف روح شکل الی شکل

''مجھ سے جدا ہو کر میری طرح تنہا ہو جاؤ یا کوئی ساتھی ڈھونڈ لو میں بھی تمھاری طرح اپنے جیسے دوست کی پیروی کروں گا۔ مجھ سے بھائی چارہ دشوار ہے، کوئی انسان میری محبت نہیں پا سکتا ہاں پوری عقل رکھنے والا مسلمان (اس کے لیے یہ ممکن ہے)۔ تھوڑی ہی دیر لگتی ہے کہ جوان بکھر جاتے ہیں جب ایک صورت کا اندرون دوسری صورت کے اندرون سے جڑا نہ ہو۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عمر بن عبدالعزیز کو ان اشعار کا پتا چلا تو انھوں نے ابوبکر بن سلیمان اور عراک بن مالک کو ان کے پاس معذرت کرنے کے لیے بھیجا یوں بات رفع دفع ہوئی۔ ابوبکر بن محمد بن حزم، عراک بن مالک اور عبیداللہ بن عبداللہ طویل عرصہ مدینہ میں اکٹھے اٹھتے بیٹھتے رہے پھر ابن حزم مدینہ کے گورنر اور معاملات حج کے منتظم بن گئے جب کہ عراک قاضی ہو گئے۔ دونوں مدینہ آتے، عبیداللہ کے پاس سے ہو کر چلے جاتے، انھیں سلام کرنے آتے نہ ان سے ملتے۔ عبیداللہ نابینا ہو چکے تھے، انھیں خبر ہوئی تو یہ شعر کہے۔

الا ابلغا عني عراك بن مالك　　و لا تدعا ان تثنيا بابي بكر فقد

جعلت تبدو شواكل منكما　　كانكما بي موقران من الصخر

وطاوعتما بي داعكا ذا معاكة　　لعمري لقد ازري وما مثله يزري

و لو لا اتقائي ثم بقياي فيكما　　للمتكما لوما احر من الجمر

''سنو! میری طرف سے عراک بن مالک کو پہنچا دو اور تمھارا ابوبکر بن سلیمان کی طرف جانا رہ نہ جائے۔ تمھارے طور طریقے ظاہر کرنے لگے ہیں گویا تم مجھ پر چٹان سے بڑھ کر بوجھل ہو۔ تم دونوں نے میرے بارے میں ایک بے وقوف، احمق کی بات مانی۔ قسم میرے دین و ایمان کی اس نے تہمت لگائی، (اس نے وہ عیب جوئی کی) جو اس جیسا ہی کر سکتا ہے۔ میں نے تم دونوں کو برا کہنے کی روش چھوڑی نہ ہوتی اور مجھے تم پر ترس نہ ہوتا تو تمھیں ضرور انگاروں سے زیادہ دہکتی گرم ملامت کرتا۔''

اخلاق حمیدہ پر کہے ہوئے اشعار میں سے ہے۔

اذا كان لي سر فحدثته العداء　　وضاق به صدري فللناس اعذر

وسرك ما استودعته و كتمته　　و ليس بسر حين يفشو و يظهر

''جب میرا کوئی راز ہو اور میں دشمنوں کو اس کی خبر کر دوں پھر اس کے افشا کی تکلیف اٹھانے کی طاقت نہ رکھوں تو یہ دشمن لوگ تو معذور ہیں۔ تمھارا بھید وہی ہے جو تجھے سونپا جائے اور تو اسے چھپا کر رکھے۔ راز نہ رہا جب پھیل گیا اور مشہور ہو گیا۔''

عبیداللہ کے قبیلے ہذیل کی ایک حسین و جمیل عورت مدینے آئی، کئی لوگوں نے اسے شادی کا پیغام بھیجا۔ عبیداللہ نے بھی کچھ اشعار کہے اور باقی فقہاے سبعہ کو اپنی فریفتگی کا گواہ بنا ڈالا، سعید بن مسیّب کو پتا چلا تو کہا، ''عبیداللہ نے ہم سے پوچھنے کی زحمت گوارا نہ کی، انھیں معلوم تھا کہ اس عورت نے اگر ہماری گواہی مانگی تو ہم اسے ہرگز جھوٹی بات نہ بتائیں گے۔'' انھوں نے اپنی بیوی عثمہ کے بارے میں بھی کئی شعر کہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عبداللہ بن ذکوان کہتے ہیں: ’’عبیداللہ بن عبداللہ شعر کہتے تھے، جب ان پر اعتراض کیا جاتا تو جواب دیتے، ’’تمھارا کیا خیال ہے، جس کے سینے میں جلن اور درد ہو، اگر نہ تھوکے مر نہیں جائے گا؟‘‘ زہری نے اپنے استاد عبیداللہ سے کہا، اللہ آپ پر رحم فرمائے! کیا آپ اپنے فضائل اور اپنی عبادات کے بارے میں بھی شعر کہہ ڈالتے ہیں تو بھی انھوں نے یہی جواب دیا۔ بنو ہذیل کی عورت اور اپنی بیوی عثمہ کے بارے میں ان کے اشعار کو رکیک قرار دیا گیا تو معترضین کی یوں تشفی کی ’فی اللدود راحة المفؤد‘ بیماریٔ دل میں مبتلا شخص کو لڑ جھگڑ کر زبردستی منہ میں انڈیلی جانے والی دوا سے آرام آتا ہے۔

عبیداللہ صحابہ سے بہت محبت رکھتے تھے کیوں کہ دین حق اسلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انھی کے ذریعے سے مسلمانوں تک پہنچا تھا۔ ایک شخص عبیداللہ کے پاس آ کر بیٹھتا تھا۔ انھیں معلوم ہوا، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو برا کہتا ہے۔ اگلی بار وہ آیا تو عبیداللہ نے اس کی طرف التفات نہ کیا۔ اسے محسوس ہوا تو کہا، ’’اگر آپ میرا کوئی قصور سمجھتے ہیں تو معاف فرمائیں۔‘‘ عبیداللہ نے پوچھا، ’’کیا تمھیں اللہ کے علم میں شک ہے؟‘‘ جواب ملا، ’اعوذ باللّٰہ، ایسا ہو۔‘‘ پھر سوال کیا، ’’کیا تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر میں شبہ ہے؟‘‘ اس شخص نے کہا، ’’ایسا سمجھنے سے اللہ کی پناہ۔‘‘ عبیداللہ نے کہا، ’’فرمان الٰہی ہے، ’لقد رضی اللّٰہ عن المومنین اذ یبایعونك تحت الشجرة‘ (اللہ اہل ایمان سے راضی ہو گیا جب وہ (کیکر کے) درخت کے نیچے تمھاری بیعت کر رہے تھے) (سورۂ فتح ۴۸: ۱۸) تمھارا حال یہ ہے کہ تم فلاں صحابی (حضرت علی) کو برا کہتے ہو جب کہ وہ بیعت کرنے والوں میں شامل ہے۔ کیا تمھارے پاس اطلاع آئی ہے کہ اللہ اس سے راضی ہونے کے بعد ناراض ہو گیا ہے؟‘‘ اس شخص نے کہا، ’’بخدا، میں ایسا ہرگز نہ کروں گا۔‘‘ یہ شخص عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے شاگرد، خلافت راشدہ کا احیا کرنے والے عمر بن عبدالعزیز تھے، بنو امیہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے وہ ایسا کرتے تھے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عبیداللہ کے مرض الموت کے متعلق معلومات نہیں ملتیں۔ بخاری کہتے ہیں وہ علی بن حسین زین العابدین کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے ۹۴ھ میں فوت ہوئے۔ ترمذی اور واقدی کے خیال میں ان کا سن وفات ۹۸ھ ہے۔ ابن سعد نے ۹۸ھ اور ۹۹ھ دو سن بتائے ہیں۔ یحییٰ بن معین نے ۱۰۲ھ والی روایت کو ترجیح دی۔

مطالعۂ مزید: طبقات ابن سعد، تہذیب الکمال (مزی)، وفیات الاعیان (ابن خلکان)، تہذیب التہذیب (ابن حجر)، تاریخ الاسلام (ذہبی)، سیر اعلام النبلا (ذہبی)۔ الاغانی (ابوالفرج اصفہانی)